بـــدهـ

باب اول

شاکیہ منی بدھ

۱
بدھ کی عظیم زندگی

۱. شاکیہ قبیلے کے افراد کوہ ہمالیہ کے جنوبی دامن میں بہنے والے روہنی دریا کے کنارے آباد تھے - ان کے راجہ شدھودن گوتما نے کپل‌وستو کو اپنا دارالحکومت بنا کر وہاں ایک شاندار محل تعمیر کیا تھا - وہ نہایت عدل کے ساتھ حکومت کرتا اور رعایا میں ہر طرف اس کی خوبیوں کے چرچے تھے -

اس کی رانی کا نام مایا تھا - وہ اس کے چچا کی بیٹی تھی - وہ بھی ایک قریبی علاقے میں رہنے والے شاکیہ قبیلے پر حکومت کرتا تھا -

بیس سال تک ان کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی - لیکن ایک رات رانی مایا نے عجیب خواب دیکھا کہ ایک سفید ہاتھی اس کی دائیں بغل سے کوکھ میں داخل ہوا ہے- اور وہ حاملہ ہوگئی - راجہ اور رعایا پرامید ہوکر ایک شہزادے کی پیدائش کا انتظار کرنے لگے - رسم کے مطابق رانی زچگی کے لیے اپنے میکے کی طرف روانہ ہوئی اور راستے میں موسم بہار کی چمکتی ہوئی دھوپ میں آرام کے لیے لمبینی باغ میں ٹھہری -

رانی کے چاروں طرف اشوک کے مہکتے ہوئے پھول تھے۔ جیسے ہی اس نے فرحت و شادمانی میں اپنا دایاں ہاتھ بڑھا کر اشوک کی ایک شاخ توڑی تو شہزادہ پیدا ہوگیا۔ سب نے مبارک سلامت کی صدائیں بلند کیں اورآسمان اور زمین خوشی سے جھومنے لگے۔ یہ یادگار دن اپریل کا آٹھواں دن تھا ۔

راجہ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اور اس نے اپنے شہزادے کا نام سدھارتھ رکھا جس کے معنی ہیں"سب خواہشیں پوری ہوگئیں۔"

۲. لیکن راجہ کے محل میں اس خوشی کے بعد ایک سانحہ ہوا۔ کچھ عرصے بعد رانی مایا کا انتقال ہوگیا ۔ اس کے بعد رانی کی چھوٹی بہن مہاپرجاپتی نے نہایت شفقت و محنت کے ساتھ شہزادے کی پرورش کی ۔

اس زمانے میں اشتا نامی ایک رشی قریب ہی پہاڑیوں میں رہتا تھا ۔ اس نے دیکھا کہ قلعے کے اردگرد نورانی شعاعیں پھیل رہی ہیں ۔ اس نے اسے نیک فال سمجھا ۔ وہ قصر میں آیا ۔ جب اس نے شہزادے کو دیکھا تو اس نے یہ پیشگوئی کی کہ یہ بچہ بڑا ہو کر محل میں رہے گا تو بہت بڑا بادشاہ بنے گا اور دنیا کی حکمرانی کرے گا ۔ لیکن اگر اس نے راج پاٹ سے قطع تعلق کر لیا اور روحانیت کی زندگی اختیار کی تو یہ بدھ بن جائے اور دنیا کا نجات دہندہ ہوگا ۔

پہلے تو راجہ یہ پیشگوئی سن کر خوش ہوا مگر پھر اسے اس فکر نے آ گھیرا کہ کہیں اس کا اکلوتا بیٹا محل چھوڑ کر بےخانماں فقیر نہ بن جائے۔

شہزادہ سات سال کی عمر سے سپہ‌گری کا فن اور دوسرے علوم سیکھنے لگا لیکن اس کی طبیعت کو ان سے زیادہ کچھ دوسری چیزوں سے مناسبت تھی ۔ بہار کے ایک دن وہ دونوں محل سے نکلے ۔ وہ دونوں کھیت میں ایک کسان کو ہل چلاتے ہوئے دیکھ رہے تھے کہ اس کی نگاہ ایک چڑیا پر پڑی جو کھیت میں اتر کر کسان کے ہل سے پٹی ہوئی مٹی میں سے ایک چھوٹے سے کیڑے کو اٹھا لے گئی ۔ شہزادہ یہ ماجرا دیکھ کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا اور سوچنے لگا اور پھر زیر لب بولا ۔ ” افسوس ، کیا سبھی جاندار ایک دوسرے کو مار دیتے ہیں ؟ ”

یہ شہزادہ جس کی پیدائش کے فوراً بعد اس کی ماں کا انتقال ہوگیا تھا اب ان ننھے جانداروں کے المیے سے بہت متاثر ہوا ۔ پودے پر لگے ہوئے زخم کی طرح یہ روحانی زخم روز بروز بڑھتا گیا ۔

شہزادے کی اس حالت کو دیکھ کر راجہ سخت پریشان ہوا اور اسے اسی رشی کی پیشگوئی یاد آئی۔ راجہ نے شہزادے کا دل بہلانے اور اس کا دھیان کسی دوسری طرف لگانے کے لیے طرح طرح کی تدبیریں کیں ۔ راجہ نے شہزادی یشودرا سے شہزادے کی شادی کر دی ۔ اس وقت شہزادہ انیس سال کا تھا۔ شہزادی یشودرا مرحومہ رانی مایا کے بھائی سپرا بدھ کی بیٹی تھی جو قلعہ دیودہ کا امیر تھا۔

۳ . دس برس تک بہار ، خزاں اور برسات کی نیرنگیوں میں شہزادے نے رقص ، موسیقی اور عیش و نشاط کے ماحول میں زندگی بسر کی ۔ لیکن اس کا دھیان ہمیشہ دکھ کے مسائل کی طرف لوٹتا رہا اور اس کا دل زندگی کے حقیقی معنی کی تلاش میں افسردہ رہا ۔

"محل کی آسائشیں ، یہ تندرست بدن اور یہ سرشار جوانی آخر ان کے معنی کیا ہیں ؟ "وہ سوچتا ۔ "کسی نہ کسی دن ہم بیمار ہو جائیں گے اور بوڑھے ہو جائیں گے ۔ ہم موت سے نجات پا نہیں سکتے ۔ جوانی کا غرور ، سوچنے سمجھنے والوں کو یہ غرور پرے جھٹک دینا چاہئیں ۔

زندہ رہنے کی جدوجہد کرنے والا انسان فطری طور پر کسی قیمتی شے کی تلاش کرتا ہے ۔ اور اس تلاش کی دو راہیں ہوتی ہیں ۔ ایک صحیح راستے کی جستجو کرنا ، دوسرے غلط راستے کی تلاش ۔ اگر وہ غلط راستے پر چلے تو پھر وہ بیماری ، بڑھاپے اور موت کو اٹل سمجھے گا مگر اسکی تلاش محض کھوکھلی اور وقتی چیزوں تک محدود ہو گی ۔

اگر وہ صحیح راستہ اختیار کرے تو بیماری ، بڑھاپے اور موت کی اصل حقیقت کا مشاہدہ کر سکتا ہے اور ان کے حقیقی معنی تلاش کر سکتا ہے جو تمام انسانی صعوبتوں کے ماورا ہیں ۔ وہ سوچے گا کہ میں اپنی عیش کی زندگی میں شاید غلط راستے پر بھٹکتا رہا ۔"

۴. اسی طرح شہزادے کے ذہن میں روحانی کشمکش ہوتی رہی تاآنکہ اس کا اکلوتا بیٹا راہل پیدا ہوا ۔ یہ اس کشمکش کا نقطہ عروج تھا جس کے بعد اس نے محل چھوڑ دینے اور فقیری اختیار کر کے اپنے روحانی اضطراب کا مداوا تلاش کرنے کا فیصلہ کیا ۔ اس وقت اس کی عمر انتیس سال تھی ۔ وہ کنتھکا نامی اپنے پسندیدہ سفید گھوڑے پر سوار ہوکر اپنے خدمت‌گار چندکا کے ساتھ محل سے نکل گیا۔

اس کا کرب ختم نہیں ہوا کہ کئی شیاطین نے اس کو ترغیب دیتے ہوئے کہا ۔ ” محل واپس جاؤ اور وقت کا انتظار کرو ۔ یہ دنیا تمھاری ہو جائے گی “ لیکن شہزادے نے کہا ۔ ” مجھے دنیا کی کوئی ضرورت نہیں ۔“ شہزادے نے اپنا سر مونڈا اور ہاتھ میں کاسہ گداگری لے کر جنوب کی طرف ہولیا ۔

شہزادہ سب سے پہلے بھگوا نامی رشی کے آشرم گیا اور اسکی ریاضت دیکھی ۔ اس کے بعد آراد کالام اور ادرک رامپتر کے ہاں گیا اور دھیان کرنے سے نروان حاصل کرنے کا طریقہ سیکھا لیکن ریاضت کرنے کے بعد شہزادے کو یقین ہو گیا کہ آخر یہ مشقیں نجات کی حقیقی راہ نہیں ہیں۔ آخر میں وہ مگدھ گیا اورگیا کے نزدیک بہتے ہوئے دریاے نیرنجن کے کنارے پر واقع ارویلوا کے جنگل میں سخت تپسیا کی ۔

۵ . یہ واقعی شدید تپسیا تھی - بعد میں اس نے خود سے کہا۔" مجھ سے پہلے کسی جوگی نے ایسی تپسیا نہیں کی اور نہ کوئی آئندہ کرے گا۔"
لیکن اس تپسیا نے بھی شہزادے کو وہ چیز نہیں دی جس کی اسے تلاش تھی - اس لیے چھ سال کے بعد شہزادے نے یہ تپسیا چھوڑ دی - وہ دریا میں نہانے گیا اور سجاتا نامی ایک دوشیزہ کے ہاتھ سے دودھ قبول کیا -

جو جوگی اس وقت تک شہزادے کے ساتھ جنگل میں تپسیا کرتے تھے انہوں نے شہزادے کو دوشیزہ کے ہاتھ سے دودھ لیتے دیکھا تو متعجب ہوئے اور سمجھے کہ وہ اپنے مرتبے سے گر گیا ہے - اور اسے چھوڑ کرچلے گئے۔

وہ ابھی کمزور تھا مگر جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس نے دھیان کرنے کا پھر ایک اور دور شروع کیا - اس وقت اس کا عزم تھا - " چاہے رگوں میں خون سوکھ جائے ، بدن کا گوشت سڑنے لگے اور ہڈیاں ٹوٹ ٹوٹ کر بکھرنے لگیں نروان حاصل کرنے تک میں اسی جگہ پر بیٹھا رہوں گا -"

یہ شدید اور فقیدالمثال کشمکش تھی - وہ یاس میں ڈوبا ہوا تھا ، اس کا دل اوہام و تفکرات کی زد میں تھا اور اس کی روح پر تاریک سائے چھائے تھے -

ہر طرف شیاطین کی ترغیبات کے دام بچھے تھے - اس نے بڑے احتیاط اور تحمل کے ساتھ ایک ایک کر کے ان کا جائزہ لیا اور سب کو رد کر دیا - یہ واقعی سخت کشمکش تھی کہ لہو خشک ہوا ، ماس گلنے لگا اور ہڈیاں چٹخ گئیں -

لیکن جب مشرق سے ستارہ صبح نمودار ہوا تو یہ کشمکش ختم ہوگئی - شہزادے کا ذہن صبح کی طرح اجلا اور روشن ہوگیا - بلآخر اس نے نروان حاصل کیا تھا - وہ دسمبر کی آٹھویں تاریخ تھی - جب شہزادہ بدھ بن گیا اس وقت اس کی عمر پینتیس سال تھی -

٦ . اس کے بعد شہزادہ مختلف ناموں سے مشہور ہوا- مثلاً بدھ ، مکمل معرفت رکھنے والا، تتھاگت، شاکیہ منی یعنی شاکیہ قوم کا خردمند -

وہ سب سے پہلے بنارس میں مریگداو گئے جہاں وہی پانچ جوگی رہتے تھے جنھوں نے ان کے ساتھ چھ سال تپسیا کی تھی - پہلے پہل تو وہ ان سے دور رہے لیکن ان کی باتیں سننے کے بعد ان پر پورا عقیدہ لے آئے اور ان کے اولین پیروکار بن گئے - اس کے بعد وہ راجگر کے قلعے گئے - وہاں راجہ بمبسار جو ان کا پرانا دوست تھا ان کا ہمنوا ہوگیا - پھر وہ پورے ملک میں گداگری کے روپ میں گھومے اور لوگوں کو اپنا طریقہ حیات قبول کرانے کے لیے وعظ و نصیحت کرتے رہے - لوگ ان کے گرد یوں جمع ہوتے رہے جیسے پیاسا پانی کی طرف اور بھوکا روٹی کی طرف لپکتا ہے -

دو عظیم چیلوں ساری پتر، مودگلیانا اور ان کے دو ہزار شاگردوں نے بدھ کی طرف رجوع کیا -

بدھ کا والد شدھودن چونکہ ابھی تک ان کے محل چھوڑنے سے رنجیدہ تھا اس لیے پہلے پہل وہ لاتعلق رہا- مگر بعد میں ان کا مخلص پیروکار بن گیا - بدھ کی سوتیلی ماں مہاپرجاپتی، ان کی بیوی یشودھرا اور شاکیہ قوم کے سب لوگ ان کے پیروکار بن گئے - بےشمار اور لوگ بھی ان کے عقیدت مند پیروکار بنے-

۷. پینتالیس سال بدھ تبلیغی سفر کرتے ہوئے عوام کو نجات کی راہ پر چلنے کی تلقین کرتے رہے - جب ان کی عمر اسی سال ہوگئی تو راجگر سے شراوستی جاتے ہوئے وہ ویشالی میں بیمار ہوگئے - اس وقت انھوں نے پیشگوئی کی -" میں تین مہینے بعد نروان میں داخل ہوں گا " انھوں نے اس حالت میں بھی سفر جاری رکھا اور وہ پاوا پہنچے جہاں چند نامی لوہار کی طرف سے پیش کیا گیا کھانا کھا کر وہ شدید علیل ہوگئے - مگر سخت درد اور تکلیف کے باوجود کشی نگر تک پہنچے -

شال کے درختوں کے درمیان لیٹے لیٹے وہ آخری دم تک اپنے شاگردوں کو درس دیتے رہے - اس طرح وہ دنیا کے عظیم ترین معلم کی حیثیت سے اپنے کام کی تکمیل کے بعد سکون کامل کی منزل میں داخل ہوئے -

۸. بدھ کے پسندیدہ چیلے آنند کی رہنمائی میں ان کے عقیدت مندوں نے ان کا جسم خاکی جلا دیا ۔

قریب کے سات راجاؤں اور راجا اجاتسترو نے مطالبہ کیا کہ ان کی راکھ ان میں بانٹ دی جائے ۔ کشی‌نگر کے لوگوں نے شروع میں انکار کیا اور نوبت جنگ کے خطرے تک جا پہنچی تاہم درونا نامی دانشمند کے مشوروں سے یہ بحران ٹل گیا اور راکھ آٹھ بڑی مملکتوں میں تقسیم کر دی گئی ۔ بدھ کے جسم کو جلانے والی لکڑی کا ایندھن اور اسی طرح وہ مٹی کا برتن جس میں ان کی راکھ رکھی گئی تھی بھی دو اور راجاؤں کو دے دیے گئے تاکہ وہ بھی عزت پائیں ۔ بدھ کے پیکر کی باقیات اور راکھ ان بڑے بڑے میناروں میں رکھی گئی جو ان کی یاد میں تعمیر ہوئے ۔

۲
بدھ کی آخری تعلیم

۱. بدھ نے کشی‌نگر میں شال کے درختوں کے نیچے آخری وعظ دیا ۔

" اے بھکشوؤ، تم اپنے آپ کو چراغ بناؤ ، خود کو اپنا سہارا بناؤ ۔ دوسروں کو اپنا سہارا نہ بناؤ ۔ میرے درس کو چراغ بناؤ اور دوسری تعلیمات پر اعتماد نہ کرو ۔

" اپنے جسم پر غور کرو ، اس کی آلودگی کو دیکھو ۔ اس کی اذیت اور خوشی دونوں تکلیف

کا سبب ہیں۔ پھر تم کیوں اس کی خواہش میں گرفتار ہوتے ہو ؟ اپنے نفس پر دھیان دو اس کی بےثباتی کو سمجھو ۔ پھر تم کیسے غرور اور خود غرضی میں مبتلا رہ سکتے ہو ؟ جبکہ ان چیزوں کا نتیجہ بلآخر اذیت ہے ۔ تمام موجودات کو دیکھو۔ کیا ان کی کوئی انا باقی رہتی ہے ؟ کیا یہ ایسے مرکب نہیں ہیں جنہیں کچھ عرصے بعد ٹوٹ کر بکھر جانا ہے ؟ میری تعلیمات پر میری موت کے بعد بھی کاربند رہو تو تم اذیت سے رہائی پاؤ گے ۔ یہ عمل تمہیں میرا سچا شاگرد بنا دے گا ۔"

۲. " اے بھکشوؤ، جو تعلیمات میں نے تمہیں اب تک دی ہیں وہ فراموش کرنے یا ترک کرنے کے لیے نہیں۔ ان تعلیمات کو محفوظ رکھو اور ان کے بارے میں سوچو اور ان پر عمل کرو ۔ ان تعلیمات کے پابند رہ کر تمہیں مسرت نصیب ہو گی ۔

" ان تعلیمات کا مرکز اپنے ذہن اور اپنے واہموں پر قابو پانا ہے ۔ اپنے ذہن کو لالچ سے دور رکھو ، اپنی فکر کو صاف رکھو اور اپنی زندگی کی بےثباتی پر دھیان دو۔ تب تم لالچ، غصہ اور دیگر برائیوں سے بچ سکو گے ۔

" اگر تمہیں لگے کہ تمہارا ذہن لالچ میں گرفتار ہو رہا ہے تو اسے زیر کرو ، اس موہ پر قابو پاؤ اور اپنی فکر کے حکمران بن جاؤ ۔

" انسانی فکر اسے بدھ بھی بنا سکتی ہے اور ایک درندہ بھی ۔ غلط کاری کے سبب انسان گمراہ ہو کر بھوت بھی بن سکتا ہے اور جسے معرفت نصیب ہو وہ بدھ بھی بن سکتا ہے ۔ اس لیے اپنی فکر پر قابو پاؤ اور اسے صحیح راستے سے بھٹکنے نہ دو ۔ "

۳۔ " اے بھکشوؤ، ایک دوسرے کا احترام کرو، میری تعلیمات پر عمل کرو اور جھگڑوں سے دور رہو۔ آپس میں تیل اور پانی کی طرح نہ رہو جو ایک دوسرے کو قبول نہیں کرتے بلکہ دودھ اور پانی کی طرح بنو جو ایک دوسرے میں حل ہو جاتے ہیں ۔

" اکٹھے پڑھو ، اکٹھے سیکھو ، اکٹھے میری تعلیم پر عمل کرو ۔ بےکار مناقشوں میں اپنا شعور اور وقت ضائع نہ کرو ۔ معرفت کے شگوفوں سے جب وہ اپنے موسم میں کھلیں ، حظ اٹھاؤ اور راہ‌راست کے اثمار چنو ۔

" میں نے جو تعلیمات تمہیں دی ہیں وہ مجھے راہ راست پر چلنے سے خودبخود ملی ہیں ۔ ان تعلیمات پر کاربند رہو اور ہر موقع پر ان کی روح کو سمجھ کر ان پر عمل کرو ۔

" اگر تم انہیں نظرانداز کرتے ہو تو اس کا مطلب ہے کہ تم مجھ سے کبھی حقیقت میں ملے ہی نہیں چاہے تم میرے سامنے ہی موجود کیوں نہ ہو ۔ لیکن اگر تم نے ان تعلیمات پر عمل کیا تو خود کو میرے قریب پاؤ گے چاہے مجھ سے کہیں دور ہی کیوں نہ ہو ۔

۴. ” اے بھکشوؤ، میرا آخری وقت آ رہا ہے ۔ ہماری جدائی نزدیک ہے ۔ لیکن ماتم نہ کرو ۔ یہ دنیا بےثبات ہے ، جو پیدا ہوتا ہے وہ ضرور مر جاتا ہے اور میری موت اسی حقیقت کو ظاہر کرے گی۔ میرا جسم شکستہ رتھ کی طرح ٹوٹ پھوٹ جائے گا۔

” بےکار گریہ نہ کرو اور دنیا کی بےثباتی سمجھو اور انسان کی زندگی کے خالی‌پن سے واقف ہو جاؤ ۔ تبدیل ہونے والی چیز کو تبدیل نہ ہونے دینا ایک ناممکن خواہش ہے ۔

” دنیاوی ہوس کا بھوت ہمیشہ تمھیں دھوکا دینے کا موقع تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے ۔ اگر تمھارے کمرے میں زہریلا سانپ رہتا ہے اور تم آرام کی نیند سونا چاہتے ہو تو پہلے تمھیں اس سانپ کو باہر نکالنا ہو گا ۔ اسی سانپ کی طرح تمھیں دنیاوی ہوس کے بھوت کو بھی بھگانا چاہیے ۔ اپنی فکر کی حفاظت کرو ۔“

۵. ” اے بھکشوؤ، اب میرا آخری لمحہ آن پہنچا۔ لیکن یہ بھول نہ جاؤ کہ موت تو صرف جسمانی خاتمہ ہے۔ یہ جسم والدین سے پیدا ہوا تھا اورغذا سے اس کی افزائش ہوئی پس بیماری اور موت اٹل نہیں۔

” لیکن اصلی بدھ ایک انسانی جسم نہیں ۔ وہ نروان کی دانش، دھرم کی صداقت اور دھرم کی پیروی میں ہمیشہ موجود رہے گی ۔

" جو آدمی صرف میرے جسم کو دیکھتا ہے وہ میری حقیقت نہیں جانتا۔ جو میری تعلیم کو قبول کرتا ہے وہ مجھے حقیقت میں دیکھتا ہے ۔

"میری موت کے بعد دھرم ہی تمھارا استاد ہوگا۔ دھرم کی پرورش کرو گے تو میرے سچے وفادار رہو گے۔

"اے بھکشوؤ، میں نے اپنی زندگی کے آخری پینتالیس سال کے دوران میں سب کچھ بیان کر دیا اب کوئی خفیہ تعلیم نہیں، کوئی پوشیدہ معنی نہیں، ہر شے کی تعلیم واضح طور پر دی جا چکی ہے ۔

" اے بھکشوؤ ، اب خاتمہ ہے ۔ ایک لمحے بعد میں نروان میں ہوں گا ۔ یہ میری ہدایت ہے ۔ "

باب دوم

لافانی بدھ

١
ان کی دردمندی اور عہد

١. بدھ کی روح شفقت و دردمندی ہے ۔ شفقت کا یہ عظیم جذبہ دنیا کے تمام انسانوں کو کسی طور اور ہر طرح بچانے کے لیے ہے ۔ ان کی عظیم دردمندی وہ جذبہ ہے جو بیماروں کے ساتھ بیمار اور مصیبت زدوں کے ساتھ مصیبت کا مارا ہوتا ہے ۔

بدھ نے فرمایا ۔ " تمھارا رنج میرا رنج ہے اور تمھاری خوشی میری خوشی ہے ۔ " جس طرح ماں ہمیشہ اپنے بچے سے محبت کرتی ہے اسی طرح بدھ بھی کسی لمحے اپنی اس خصوصیت کو نہیں بھولتے کیونکہ یہ بدھ کی فطرت ہے ۔

بدھ کی دردمندی انسانوں کی ضرورت کے مطابق جوش میں آتی ہے ، انسانوں کا ان پر عقیدہ رکھنا اسی جذبے کا رد عمل ہے جو انھیں نروان کی طرف لے جاتا ہے ۔ جس طرح ماں اپنی مامتا کو بچے سے محبت کرتے ہوئے شناخت کرتی ہے اور پھر بچہ اس ممتا کے رد عمل میں تحفظ اور سکون محسوس کرتا ہے ۔

لیکن لوگ بدھ کی اس خصوصیت کو نہیں سمجھتے اور اپنی جہالت کی وجہ سے پیدا ہونے والے دھوکے اور خواہشوں سے ان کو اذیت ہوتی رہتی ہے ۔ اور وہ اپنے اعمال کا بوجھ، جو نفسیاتی خواہشوں کا نتیجہ ہے، اٹھائے غفلت کی وادیوں میں سرگرداں رہتے ہیں ۔

۲ . ایسا نہ سمجھو کہ بدھ کی دردمندی صرف اس زندگی کے لیے ہے ۔ یہ تو لافانی بدھ کی ابدی دردمندی کا ظہور ہے جو نامعلوم زمانوں سے ہے ۔ جب بھی نوع انسان کو اپنی غفلت کی وجہ سے اس کی ضرورت پیش آئی ۔

لافانی بدھ ہمیشہ لوگوں کے سامنے شفیق ترین صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے اور ان کی نجات کے لیے بہترین طریقے لاتا ہے ۔

شاکیہ منی بدھ نے، جو شاکیہ قوم کے شہزادے کی حیثیت سے پیدا ہوا، اپنے گھر کی آسائشوں کو چھوڑ کر ریاضت کی زندگی اختیار کی، خاموش گیان و دھیان کی راہ سے معرفت حاصل کی، انسانوں میں دھرم کی تبلیغ کی اور آخر میں اپنی ضمنی موت سے بھی اس تجلی کو دکھایا ہے ۔

جس طرح انسانی جہالت لامتناہی ہے اس طرح بدھ کی صفت کا عمل بھی لافانی ہے اور جس طرح لوگوں کے گناہوں کی کوئی انتہا نہیں اس طرح بدھ کی دردمندی بھی بے کنار ہے ۔

جب بدھ نے دنیاوی زندگی سے قطع تعلق کیا اس وقت انھوں نے چار بڑے عہد کیے - (۱) سب لوگوں کی نجات۔ (۲) تمام دنیاوی خواہشات کا ترک - (۳) سب تعلیمات سیکھنا۔ (۴) مکمل نروان حاصل کرنا - یہ عہد شفقت اور محبت کا وہ اظہار ہے جو صفت بدھ کی فطرت ہے -

۲. بدھ نے سب سے پہلے کسی جاندار کو مارنے کے گناہ سے دور رہنے کی مشق کی اور اس طرح انھوں نے چاہا کہ تمام لوگ طویل زندگی کی نعمت کا راز جان جائیں۔

بدھ نے چوری کے گناہ سے دور رہنے کی مشق کی اور اس سے انھوں نے چاہا کہ لوگ اپنی ضرورت کی چیزیں پا سکیں -

بدھ نے حرام کاری کے گناہ سے دور رہنے کی مشق کی تاکہ اس سے سب لوگ پاکیزگی کی نعمت کو جان سکیں اور میسر نہ ہونے والی خواہشوں سے رنج نہ اٹھائیں -

بدھ نے دھوکے بازی کے گناہ سے دور رہنے کی مشق کی تاکہ اس سے سب لوگ ذہنی سکون کو جان سکیں۔

انھوں نے دوزبانی سے دور رہنے کی مشق کی تاکہ اس سے سب لوگ دوستی کی مسرت کو جان سکیں -

انھوں نے دوسروں کو گالی نہ دینے کی مشق
کی اور چاہا کہ لوگوں کا دل پرسکون رہے اور وہ
صلح صفائی کی زندگی گزاریں -

انھوں نے یاوہ گوئی سے دور رہنے کی مشق کی
تاکہ اس سے سب لوگ ہمدردی کا احساس پا لیں -
بدھ نے اپنے آدرش کو سامنے رکھتے ہوئے لالچ سے آزاد
ہونے کی ریاضت کی اور اس کارخیر کے زریعے انھوں
نے خواہش کی کہ لوگ اس سکون کو جان لیں جو
اس آزادی سے حاصل ہوتا ہے -

انھوں نے غصے سے دور رہنے کی مشق کی اور چاہا
کہ لوگوں کے دلوں میں ایک دوسرے سے محبت کا
جذبہ پیدا ہو جائے -

انھوں نے جہالت سے دور رہنے کی مشق کی اور
چاہا کہ سب لوگ قانون علت سے واقف ہوں اور اسے
نظر انداز نہ کریں -

اس طرح بدھ کی دردمندی سب لوگوں کا احاطہ
کیے ہے - اور اس کی توجہ ہمیشہ لوگوں کی خوشی
کی طرف ہے - وہ سب سے محبت کرتے ہیں جیسے
والدین اپنے بچوں کو چاہتے ہیں اور وہ ان کے لیے
عظیم ترین نعمت کی تمنا رکھتے ہیں کہ وہ حیات
و مرگ کا بحر بیکراں عبور کر سکیں -

۲
بدھ کی دست گیری اور ہماری نجات

۱. یہ مشکل ہے کہ دور نروان کے کنارے بدھ کی آواز ان لوگوں تک پہنچے جو ابھی وہم و خیال کی دنیا میں گرفتار ہیں ۔ اس لیے بدھ دنیا کی طرف لوٹتے ہیں اور نجات کی راہ دکھاتے ہیں ۔

بدھ نے فرمایا ۔ " میں تمھیں ایک حکایت سناتا ہوں ۔ کسی شہر میں ایک مالدار آدمی رہتا تھا ۔ ایک روز اس کے گھر کو آگ لگ گئی ۔ اس وقت وہ اتفاق سے گھر سے باہر تھا ۔ جب وہ واپس آیا تو اس نے دیکھا کہ اس کے بچے کھیلنے میں اتنے محو تھے کہ انھیں آگ لگنے کا علم نہ ہوسکا اور وہ گھر کے اندر ہی تھے ۔ باپ چلایا۔" بچو ، باہر بھاگو ، گھر سے نکلو جلدی ۔" لیکن بچوں نے کوئی توجہ نہ دی ۔ باپ سراسیمہ دوبارہ چلایا ۔ " بچو ، آؤ میرے پاس کمال کے کھلونے ہیں ۔ جلدی نکل آؤ اور ان کو لو ۔" اس بار بچے جلتے ہوئے گھر سے باہر بھاگ پڑے ۔

یہ دنیا واقعی جلتا ہوا گھر ہے ۔ لیکن لوگ اس بات سے بے خبر ہیں اور جل کر مر جانے کے خطرے میں ہیں ۔ اس لیے بدھ اپنی دردمندی سے انھیں بچانے کے لیے طرح طرح کی ترکیب بروئے کار لاتے ہیں۔

۲۔ بدھ نے فرمایا۔" میں ایک اور حکایت سناتا ہوں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے ایک مالدار شخص کے اکلوتے بیٹے نے گھر چھوڑ دیا اور غربت کا شکار ہوگیا۔

" باپ بیٹے کی تلاش میں گھر سے نکلا مگر کہیں اس کا سراغ نہ ملا ۔ اس نے اس کی تلاش میں ہرممکن سعی کی مگر کامیابی نہ ہوئی ۔
" بیس تیس سال بعد وہ بیٹا ، جو اب افلاس کا مارا ہوا تھا، اتفاقاً اس شہر کی طرف آیا جہاں اس کا باپ رہتا تھا ۔

" باپ نے فوراً اپنے بیٹے کو پہچان لیا اور اس آوارہ بیٹے کو، جو گھر کی شان و شوکت کو حیرانی سے دیکھ رہا تھا، اپنے خدمت گاروں کو بھیجا ۔ لیکن بیٹے کو شک ہوا کہ کہیں اس میں فریب نہ ہو ۔
" تب باپ نے خدمت گاروں کو کہا کہ اسے کچھ رقم دے دیں اور کہیں کہ وہ ہمارا ملازم بن جائے ۔ اب کی بار بیٹے نے اس دعوت کو قبول کیا اور اپنے باپ کے ہاں نوکری کرنے لگا ۔

" باپ رفتہ رفتہ اپنے بیٹے کو اہم کام دینے لگا حتی کہ اپنی دولت اور جائداد کی نگرانی کا کام دیا ۔ لیکن بیٹے نے اب بھی اپنے باپ کو نہ پہچانا۔

" باپ اپنے بیٹے کی وفاداری سے خوش ہوا ۔ جب اس کا آخری وقت آن پہنچا تو اس نے رشتےداروں اور دوستوں کو اکٹھا کیا اور کہا ۔ " دوستو ، یہی میرا اکلوتا بیٹا ہے وہی بیٹا جسے میں نے برسوں ڈھونڈا ۔ اب میری سب جائداد اور دولت اس کی ہے۔"

بیٹے نے اپنے باپ کے اس اعتراف سے حیران ہو کر کہا۔
" نہ صرف میرا باپ مجھے مل گیا بلکہ اس کی
دولت بھی ۔"

اس حکایت میں مالدار آدمی بدھ کو ظاہر کرتا ہے اور اس کا سرگرداں بیٹا تمام انسانوں کو ۔ جس طرح باپ کو اپنے اکلوتے بیٹے سے محبت ہے اس طرح بدھ کا رحم سب لوگوں کو اپنی گود میں لیتا ہے ۔ بدھ سب لوگوں کو اپنے بچوں کی طرح سکھاتے ہیں اور وعظ دیتے ہیں اور نروان کے جوہر سے ان کو مالامال بنا دیتے ہیں ۔

۳ . بدھ کی دردمندی سب لوگوں کے لیے برابر ہے ۔ مختلف پودے بارش سے الگ الگ فائدہ اٹھاتے ہیں اسی طرح لوگوں کی دلی کیفیت کے مطابق ان کو بچانے کا طریقہ بھی مختلف ہے ۔

۴ . والدین کو اپنے سب بچوں سے محبت ہے مگر خاص طور پر اپنے بیمار بچے پر ان کی محبت مرکوز ہوگی ۔

بدھ کی دردمندی سب لوگوں کے لیے برابر ہے مگر خاص طور پر ان کی دردمندی ان لوگوں پر مرکوز ہوگی جو جہالت کی وجہ سے گناہ کا بھاری بوجھ اٹھاتے ہیں اور برداشت کرنے پر مجبور ہیں ۔

جس طرح سورج مشرق سے طلوع ہو کر اطراف کی تاریکیوں کو مٹا دیتا ہے اسی طرح بدھ کی دردمندی سبھی لوگوں کا احاطہ کرتی ہے ، ان کی حوصلہ افزائی کرتی ہے اور بد اعمالی کے خلاف رہنمائی کرتی ہے ۔ اس طرح وہ جہالت کی تاریکی مٹاتے ہیں اور لوگوں کو نروان تک پہنچاتے ہیں ۔

بدھ شفقت میں باپ کی طرح ہیں اور محبت میں ماں کی طرح ۔ لوگ اپنی جہالت اور دنیاوی لالچ میں گرفتار ہو کر ضرورت سے زیادہ پرجوش ہو جاتے ہیں ۔ بدھ بھی پرجوش ہیں تاہم تمام لوگوں پر اپنی دردمندی کی وجہ سے ۔ وہ بدھ کی شفقت کے بغیر بےسہارا ہیں اور انھیں ان کے بچوں کی طرح ان کے نجات کے طریقوں کو اختیار کرنا چاہیے ۔

۳
لافانی بدھ

۱. عام لوگ باور کرتے ہیں کہ بدھ شہزادے کی حیثیت سے پیدا ہوئے اور انھوں نے دنیا سے قطع تعلق کر کے نروان حاصل کیا ۔ لیکن حقیقت میں بدھ ہمیشہ سے دنیا میں ، جس کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا ، موجود ہیں ۔

لافانی بدھ کی حیثیت سے وہ سبھی لوگوں کے احوال سے باخبر ہیں اور ان کی دستگیری کے لیے تمام طریقے استعمال کرتے ہیں ۔

لافانی دھرم میں ، جو بدھ نے سکھایا ، فریب نہیں کیونکہ وہ دنیا کی سب چیزوں کی حقیقت جانتے ہیں اور ان کے معنی لوگوں کو سکھاتے ہیں ۔

دنیا کی حقیقت کو جاننا بڑا کٹھن ہے کیونکہ اگرچہ یہ حقیقت دکھائی دیتی ہے مگر حقیقت نہیں ہے ، اگرچہ یہ حق دکھائی دیتی ہے مگر یوں نہیں ہے اور اگرچہ یہ باطل نظر آتی ہے مگر ایسا نہیں ہے ۔ جو غفلت کا شکار ہیں دنیا کی حقیقت کو نہیں جان سکتے ۔

صرف بدھ ہی اس دنیا کی کلی حقیقت سے آگاہ ہے اور وہ کبھی نہیں کہتے کہ یہ حق ہے یا باطل یا خیر یا شر۔ وہ اس دنیا کو ویسا ہی بتاتے ہیں جیسا وہ ہے۔

جو کچھ بدھ نے سکھایا وہ یہ ہے ۔ " سب لوگوں کو اپنی طبع ، کردار اور عقائد کے مطابق تقوی کی جڑ کی پرورش کرنی چاہیے ۔" یہ تعلیم اس دنیا کے تمام اثبات اور نفی سے بالا تر ہے ۔

۲. بدھ نہ صرف اپنے اقوال سے تعلیم دیتے ہیں بلکہ اپنی زندگی سے بھی ۔ ان کی زندگی لافانی ہے لیکن حرص میں مبتلا لوگوں کو جگانے کے لیے انھوں نے موت کا وسیلہ اپنایا ۔

" ایک طبیب جب گھر سے دور تھا اتفاقاً اس کے بچوں نے زہر کھا لیا ۔ جب طبیب لوٹا تو اس نے ان کی حالت دیکھی اور ایک تریاق تیار کیا ۔ بچوں میں سے کچھ نے ، جن پر زہرخورانی کا اثر زیادہ نہ تھا ، دوائی پی لی اور شفایاب ہوئے ۔

لیکن بعض پر زہر کا اثر اتنا تھا کہ انھوں نے دوائی لینے سے انکار کر دیا ۔

طبیب نے شفقت پدری سے مجبور ہو کر ان کے علاج کے لیے انتہائی طریقے کو اپنایا ۔ اس نے بچوں سے کہا ۔ ” میں ایک طویل سفر پر جا رہا ہوں ۔ میں بوڑھا ہوں اور کسی روز بھی مر سکتا ہوں ۔ اگر میں مر گیا تو تمھاری حالت بد سے بدتر ہو جائے گی۔ اگر تم میری موت کی خبر سنو تو یہ دوائی پی لینا تاکہ زہر کا توڑ ہو سکے ۔“اس کے بعد وہ طویل سفر پر روانہ ہوا اور کچھ وقت بعد بچوں کے پاس ایک پیغمبر بھیجا کہ انھیں اس کی موت کی خبر دے ۔

بچے باپ کی موت کا خیال کر کے بہت رنجیدہ ہوئے اور یہ سوچ کر پریشان ہوئے کہ اب وہ اس کی نگہداشت سے محروم ہو گئے ہیں ۔ بے کسی اور مایوسی کے احساسات میں انھوں نے اس کی وصیت یاد کی ، دوائی پی لی اور صحت‌یاب ہو گئے ۔

لوگوں کو اس طبیب باپ کے طریقے کی مذمت نہیں کرنی چاہیے ۔ بدھ اس باپ کی طرح ہیں اور زندگی اور موت کا افسانہ خواہشات نفسانی میں گھرے ہوئے لوگوں کی نجات کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

باب سوم

بدھ کا بشرہ اور ان کے اوصاف

۱
بدھ کے بدن کے تین پہلو

۱. شکل و صورت سے بدھ کو جاننے کی کوشش نہ کرو - کیونکہ شکل یا صفات میں اصلی بدھ موجود نہیں ہیں - اصلی بدھ تو خود نروان ہیں - اس لیے جس آدمی نے نروان حاصل کیا ہے وہ اصلی بدھ کو دیکھ پاتا ہے -

اگر آدمی بدھ کی بعض نمایاں صورتوں کو دیکھ کر کہے کہ میں نے بدھ کو دیکھ لیا تو یہ غافل آنکھوں سے رونما ہونے والی ایک غلطی ہے - کیونکہ انسان بدھ کی اصل صورت دیکھ نہیں سکتا۔ کسی بھی بے عیب بیان سے بدھ کو جان نہیں سکتا اور انسانی زبان سے ان کی صفات کو بیان کرنا ناممکن ہے -

اگرچہ ہم بدھ کی شکل کے بارے میں ذکر کر رہے ہیں لیکن لافانی بدھ کی کوئی شکل نہیں بلکہ وہ کسی بھی شکل میں اپنے کو ظاہر کر سکتے ہیں - ہم بدھ کی صفات کے بارے میں ذکر کر رہے ہیں لیکن لافانی بدھ کی کوئی صفات نہیں بلکہ وہ کسی بھی اعلی صفات میں اپنے کو ظاہر کر سکتے ہیں -

اس لیے اگرآدمی بدھ کی صورت و صفات کو صاف طور پر سمجھ لے اور اس کو ان کی صورت و صفات سے لگاو نہ ہو تو اس میں بدھ کو دیکھنے اور جاننے کی صلاحیت ہوتی ہے ۔

۲۔ بدھ کا بدن خود نروان ہے اس لیے وہ لافانی ہے یہ ایسا مادی بدن نہیں جو خوراک سے پالا جاتا ہے یہ تو ایسا لافانی بدن ہے جس کا جوہر حکمت ہے اس لیے بدھ کو نہ ڈر ہے نہ بیماری ۔ وہ لافانی اور امر ہیں۔

اس لیے جب تک نروان ہے تب تک بدھ موجود ہیں ۔ یہ نروان حکمت کا نور بن کر ظہور میں آتا ہے اور یہ نور لوگوں کو نروان دیتا ہے اور بدھ کی دنیا میں وجود بخشتا ہے۔

جو یہ سمجھتے ہیں وہ بدھ کے بچے بن جاتے ہیں ۔ وہ بدھ کے دھرم کی پابندی کرتے ہیں ، ان کی تعلیمات کا احترام کرتے ہیں اور اپنی آنے والی نسلوں تک ان تعلیمات کو پہنچا دیتے ہیں ۔ بدھ کی طاقت کے برابر کوئی معجزہ نہیں ہے ۔

۳۔ بدھ کے بدن کے تین پہلو ہیں ۔ ایک تو دھرم کایا ، دوسرے تو سمبھوگ کایا ، تیسرے تو نرمان کایا ہے ۔

دھرم کایا دھرم کا جوہر ہے ، وہ حقیقت کا جوہر ہے۔ اصل میں بدھ کی کوئی شکل اور رنگ نہیں ہوتا اور چونکہ بدھ کی کوئی شکل اور رنگ نہیں ہوتا اس لیے وہ نہ کہیں سے آتے ہیں نہ کہیں جاتے ہیں۔ نیلے آسمان کی طرح وہ سبھی چیزوں پر حاوی ہیں ۔ وہ سب کچھ ہیں اس لیے ان میں کوئی کمی نہیں۔

چونکہ دھرم خود بدھ ہے اس لیے بدھ کا نہ کوئی رنگ ہے نہ صورت۔ چونکہ ان کا نہ کوئی رنگ ہے نہ صورت اس لیے وہ نہ کہیں سے آتے ہیں نہ کہیں جاتے ہیں۔ چونکہ وہ نہ کہیں سے آتے ہیں نہ کہیں جاتے اس لیے وہ نیلے آسمان کی طرح سبھی چیزوں پر چھائے ہوئے ہیں ۔ وہ نہ لوگوں کے دھیان سے ظہور میں آتے ہیں نہ لوگوں کے بھولنے سے مٹتے ہیں ۔ وہ نہ لوگوں کے خوشی کے وقت آتے ہیں نہ لوگوں کے اضمحلال کے وقت جاتے ہیں ۔ بدھ انسان کے دل کی مختلف حرکات سے بالاتر ہیں ۔

بدھ کے بدن کا یہ پہلو کائنات کے گوشے گوشے میں بھرا ہوا ہے اور کہیں بھی پہنچ جاتا ہے ۔ چاہے لوگ اس کے وجود پر یقین کریں یا شک کریں وہ ہمیشہ کے لیے موجود ہے ۔

۴ . دھرم کایا کے بدھ ، جن کی کوئی شکل و صورت نہیں ہوتی ، لوگوں کو دکھوں سے نجات دلانے کے لیے اپنی شکل ظاہر کرتے ہیں ، عہد کرتے ہیں ، مشق کرتے ہیں اور اپنا مقدس نام دکھاتے ہیں ۔ ان کو سمبھوگ کایا کہتے ہیں ۔

بدھ کے بدن کے اس پہلو کا جوہر دردمندی ہے ۔ وہ طرح طرح کی تراکیب استعمال کر کے ایسے لوگوں کو نجات دیتا ہے جو نجات کے لیے تیار ہوں ۔ سبھی چیزوں کو جلانے والی آگ کی مانند لوگوں کی دنیاوی ہوا و ہوس کو جلاتا ہے اور گرد و غبار کو اڑانے والی ہوا کی مانند لوگوں کے دکھوں کے گرد و غبار کو اڑاتا ہے۔

نرمان کایا کے بدھ بدھ کی نجات کی تکمیل کے لیے لوگوں کو ان کی فطرت کے مطابق اپنی شکل و صورت دکھاتے ہیں اور پیدائش، ترک دنیا اور نروان کا حصول بتاتے ہیں ۔ لوگوں کی رہنمائی کرنے کے لیے بدھ اس صورت میں طرح طرح کی تراکیب استعمال کرتے ہیں مثلاً بیماری اور موت کے پہلو دکھانا ۔

بدھ کا بدن اصل میں دھرم کایا ہوتا ہے ۔ لیکن لوگوں کی اپنی اپنی فطرت ہوتی ہے اس لیے بدھ کی مختلف شکلیں ظہور میں آتی ہیں ۔ لوگوں کی مختلف خواہشیں ، اعمال یا صلاحیتوں کے مطابق بدھ کی شکل بدل جاتی ہے ۔ لیکن بدھ صرف دھرم کی حقیقت ہی دکھاتے ہیں۔

اگرچہ بدھ کے بدن کے تین پہلو ہیں پھر بھی ان کا مقصد ایک ہی ہے ۔ سبھی لوگوں کو نجات دینا ۔

ہر ماحول میں بدھ اپنی پاکیزگی کے ساتھ ظاہر

ہوتے ہیں۔ لیکن یہ ظہور بدھ نہیں کیونکہ بدھ کا کوئی مادی بدن نہیں ہوتا ۔ بدھ کا جوہر سبھی چیزوں میں بھرا ہوا ہے اور نروان کی حیثیت میں حقیقت کو جانچنے والوں کے سامنے ظہور میں آتے ہیں ۔

۲
بدھ کا ظہور

۱. اس دنیا میں کسی بدھ کا ظہور شاذ ہی ہوتا ہے لیکن جب کسی بدھ کا ظہور ہوتا ہے تو وہ نروان حاصل کرکے دھرم کو پیش کرتے ہیں ، شکوک کے جال توڑتے ہیں ، ہوس کی ترغیبات کو جڑ سے اکھاڑتے ہیں اور بدی کے سرچشمے کو بند کرتے ہیں ۔ کسی رکاوٹ کے بغیر مکمل آزادی کے ساتھ یہ دنیا ان کے زیر قدم ہوتی ہے ۔ اس دنیا میں بدھ کا احترام کرنے سے زیادہ کوئی بڑائی نہیں ۔

بدھ اس عالم آزار میں اس لیے ظاہر ہوتے ہیں کہ وہ مصیبت‌زدوں کو چھوڑ نہیں سکتے ۔ ان کا مقصد صرف دھرم کو پھیلانا اور تمام لوگوں کو اس سچائی سے فیض یاب کرنا ہے ۔

اس دنیا میں دھرم کو پیش کرنا بہت مشکل ہے جہاں بےانصافی اور غلط معیار بھرے ہوئے ہیں ۔ یہ دنیا ناقابل تسکین خواہشات اور بےآرامی کی ایک فضول جدوجہد ہے ۔ بدھ اپنی گہری محبت اور دردمندی کی وجہ سے ان مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔

۲. بدھ اس دنیا میں تمام لوگوں کے اچھے دوست

ہیں دنیاوی ہوسوں کے بوجھ کو اٹھانے والے کو دیکھتے ہی بدھ اس کے عوض اسی بوجھ کو اٹھاتے ہیں ۔
بدھ اس دنیا میں سچے استاد ہیں ۔ فریب کھانے والے کو دیکھتے ہی حکمت کے نور سے اس فریب کو ہٹاتے ہیں ۔

جس طرح بچھڑا کبھی گائے سے نہیں بچھڑتا اسی طرح ایک بار جس نے بدھ کی تعلیمات سنی ہیں وہ بدھ سے نہیں بچھڑنا چاہتا ہے ۔ کیونکہ بدھ کی تعلیمات اس کو مسّرت بخشتی ہیں ۔

۳. جب چاند چھپ جاتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ چاند ڈوب گیا اور جب وہ ابھرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ چاند نکل آیا ۔ لیکن چاند تو نہ ڈوبتا ہے نہ نکلتا ۔ وہ ہمیشہ آسمان پر چمکتا ہے ۔ اسی طرح بدھ بھی نہ پیدا ہوتے ہیں نہ مرتے ہیں ۔ صرف لوگوں کو تعلیم دینے کے لیے اپنی پیدائش اور موت کو دکھاتے ہیں۔

لوگ چاند کے مرحلوں کو ماہ کامل اور ہلال کہتے ہیں لیکن چاند تو ہمیشہ کامل ہوتا ہے ۔ وہ نہ تو بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے ۔ اسی طرح بدھ بھی نہ پیدا ہوتے ہیں نہ مرتے ہیں ۔ لیکن لوگوں کی نظروں میں وہ متغیر معلوم ہوتے ہیں ۔

چاند ہر جگہ چمکتا ہے ۔ شہر پر ، گاوں پر ، پہاڑ پر ، دریا پر ، تالاب کی گہرائیوں میں ، صراحی کے اندر ، پتے کی نوک پر لٹکتی ہوئی اوس کی بوند میں بھی دکھائی دیتا ہے ۔ اگر کوئی آدمی

سینکڑوں میل چلے تو بھی چاند اس کے ساتھ چلتا ہے۔ اصل میں چاند تو ایک ہی ہے لیکن دیکھنے والے اس کو متغیر دیکھتے ہیں ۔ اس طرح بدھ بھی دنیا کے لوگوں کے پیچھے ظہور کے مختلف رنگوں میں ان کے بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ چلتے ہیں ۔ لیکن اصل میں بدھ لافانی ہیں اور نہیں بدلتے ۔

۴ . بدھ کا اس دنیا میں ظہور آنا اور اس دنیا سے جانا بھی اسباب سے بڑا تعلق رکھتا ہے۔ جب اسباب سازگار ہوتے ہیں تو بدھ اس دنیا میں آتے ہیں اور جب اسباب ناسازگار ہوتے ہیں تو وہ اس دنیا سے جاتے ہیں ۔

بدھ کا ظہور ہو یا غیاب ، صفت بدھ ہمیشہ ویسی ہی رہتی ہے ۔ ہمیں بدھ کی ظاہری تبدیلی یا چیزوں کی تبدیلیوں سے حیرت یا غم نہ ہونا چاہیے بلکہ سچا نروان پا کر اعلی حکمت پانا چاہیے ۔

یہ پہلے کہا گیا ہے کہ بدھ مادی جسم نہیں ہیں بلکہ خود نروان ہیں ۔ مادی جسم تو اصل میں خلا ہے ۔ اسے نروان سے بھر دینے سے ہی وہ بدھ کہے جائیں گے ۔ اس لیے بدھ کے مادی جسم پر توجہ دے کر ان کی موت سے دکھ ہونے والا سچے بدھ کو دیکھ نہیں سکتا ۔

حقیقت میں سب چیزوں کی اصل میں کوئی فرق نہیں ہوتا ، نہ تو ان میں پیدائش ہے نہ موت ، نہ تو ان میں آنا ہے نہ جانا ، نہ ان میں نیکی ہے نہ برائی ۔ سب چیزیں بےمادہ ہیں اور مکمل طور پر ہم آھنگ ہیں ۔

ایسے فرق تو دیکھنے والے کے تعصبات سے پیدا ہوتے ہیں ۔ اسی طرح بدھ کی اصل شکل بھی نہ ظہور میں آتی نہ چھپتی ہے ۔

۳
بدھ کے اوصاف

۱. بدھ کا احترام پانچ اوصاف کی وجہ سے کیا جاتا ہے ۔ یہ ہیں اعلی عمل ، اعلی نقطہ نظر ، کامل دانش ، تبلیغ کی اعلی صلاحیت اور لوگوں سے تعلیمات پر عمل درآمد کروانے کی صلاحیت ۔

ان کے علاوہ بدھ آٹھ اعلی صلاحیتیں رکھتے ہیں۔ پہلے بدھ لوگوں کو رحمت و مسرت دیتے ہیں ۔ دوسرے اپنی تعلیمات پر عمل کروا کے فوری فائدہ پہنچاتے ہیں ۔ تیسرے وہ سکھاتے ہیں کہ کیا اچھا ہے کیا برا ، کیا صحیح ہے کیا غلط ۔ چوتھے سچا راستہ دکھا کر نروان تک لے جاتے ہیں ۔ پانچویں سب لوگوں کی رہنمائی مساوی طور پر کرتے ہیں ۔ چھٹے بدھ غرور و شیخی سے گریز کرتے ہیں ۔ ساتویں وہ اپنے قول کے مطابق عمل درآمد کرتے ہیں ۔ آٹھویں بے جھجھک اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہیں ۔

بدھ دھیان کے ذریعے ایسا سکون اور امن پاتے ہیں جس میں رحم سے تابناکی ، درد مندی ، مسرت اور تحمل ہے - وہ سب لوگوں کے ساتھ یکساں ہیں اور ان کے ذہن کی تمام گندگیوں کو صاف کر کے روح کی مکمل وحدت میں مسرت سے فیض یاب کرتے ہیں

۲. بدھ دنیا کے سب لوگوں کے ماں اور باپ دونوں ہیں - بچہ پیدا ہونے کے بعد سولہ مہینے تک ماں باپ کی آواز میں اسی سے بات کرتے ہیں - اس کے بعد دھیرے دھیرے اسے زبان سکھاتے ہیں - اسی طرح بدھ بھی پہلے خود لوگوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں پھر انہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ خود اپنی دیکھ بھال کریں - پہلے وہ لوگوں کی خواہشات کے مطابق انہیں چیزیں دیتے ہیں پھر انہیں ایک پرامن اور محفوظ پناہ گاہ میں لے آتے ہیں -

بدھ اپنی ہی زبان کے ذریعے وعظ کرتے ہیں لیکن لوگ اپنی اپنی زبانوں میں اسے اس طرح محسوس کرتے ہیں گویا وہ خاص طور پر ان ہی کے لیے تھا -

بدھ کی ذہنی کیفیت فریب میں پھنسے ہوئے انسانوں کے ذہن سے کہیں بلند ہے اور الفاظ سے اس کی تشریح نہیں ہو سکتی - اگر کسی طرح اس کی تشریح کرنی ہو تو مثال کے بغیر ممکن نہیں -

دریائے گنگا ہمیشہ کچھوے یا مچھلیاں ، گھوڑوں یا ہاتھیوں کی وجہ سے گندا رہتا ہے پھر بھی اس کا پانی پاک ہے - بدھ بھی اس دریا کی طرح ہے - وہ دوسری تعلیمات کی مچھلیوں یا کچھوؤں کے آنے پر

بھی استقلال کے ساتھ رہتے ہیں اور ان کا دھرم پاک رہتا ہے -

۳. بدھ کی حکمت ، جو کامل ہے اور عصبیتوں کی حدود سے دور درمیانی راستے پر کھڑی ہے اور الفاظ و بیان سے بالاتر ہے - تمام عقل ہونے کی وجہ سے بدھ سب لوگوں کے خیالات سے واقف ہیں اور ایک ہی لمحے میں دنیا کی سب چیزوں تک پہنچ جاتے ہیں -

جس طرح پرسکون سمندر میں آسمان کے ستاروں کا عکس دکھائی دیتا ہے اس طرح بدھ کی حکمت کی گہرائیوں میں لوگوں کے احساسات، خیالات اور حالات کی عکاسی ہوتی ہے - اس لیے بدھ کو کامل نروان والا کہا جاتا ہے -

بدھ کی حکمت لوگوں کے مضمحل ذہن کو تازہ کرتی ہے ، روشنی عطا کرتی ہے اور لوگوں کو اس دنیا کے معنی ، اسباب و کیفیات ، ان کے اثرات اور اس کے ظہور و غیاب کے نکات سکھاتی ہے - واقعی بدھ کی حکمت ہی سے لوگ اس دنیا کے بارے میں اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں -

۴. بدھ ہمیشہ بدھ کی صورت میں ظاہر نہیں ہوتے بلکہ کبھی شیطان کی شکل میں ، کبھی عورت ، کبھی دیوتا ، کبھی بادشاہ یا مدبر کی صورت میں ظہور میں آتے ہیں - کبھی کبھی طوائف کے گھر یا جوئے خانے میں بھی ظاہر ہوتے ہیں -

وبا کے زمانے میں وہ طبیب حاذق بن جاتے ہیں اور جنگ کے وقت وہ مصیبت زدہ لوگوں کے لیے تحمل اور رحم کا درس دیتے ہیں ۔ جو لوگ چیزوں کو لافانی سمجھتے ہیں بدھ ان کو بےثباتی اور بےیقینی کا درس دیتے ہیں ۔ جو لوگ مغرور اور خودپرست ہیں ان کو انکسار اور ایثار کا سبق سکھاتے ہیں ۔ جو لوگ دنیاوی ہوسوں کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں ان کو اس دنیا کی مصائب سے آگاہ کرتے ہیں ۔

بدھ کے کام کو جو دھرم کایا کا جوہر ہے تمام معاملات اور ہر موقع پر ظاہر ہونا ہے ۔ اس طرح بنی‌نوع انسان کی نجات کے لیے اس دھرم کایا کے سرچشمے سے بدھ کا رحم اور دردمندی ایک بےکنار زندگی اور لا محدود روشنی کی صورت میں رواں ہوتی ہے ۔

۵. یہ دنیا ایک جلتے ہوئے گھر کی طرح جو ہمیشہ تباہ ہوتا اور دوبارہ بنایا جاتا ہے ۔ لوگ جہالت کی تاریکی سے لپٹے ہوئے غصہ ، ناخوشی، حسد وغیرہ دنیاوی ہوسوں سے دیوانے ہو رہے ہیں ۔ جس طرح بچے کو ماں کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح سب لوگوں کو بدھ کی رحمت پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

سب انسان بدھ کے ایسے بچے ہیں جو دنیاوی ہوسوں کو پورا کرنے کے لیے بے چین ہیں اور مصائب کو بھانپنے کی حکمت نہیں رکھتے ۔ یہ دنیا تکالیف سے بھری ہوئی خطرناک جگہ ہے جہاں بڑھاپے ، بیماری اور موت کی آگ جلتی رہتی ہے ۔

بدھ نے دیکھا کہ یہ پرفریب دنیا واقعی ایک جلتا ہوا گھر ہے ۔ اس لیے انھوں نے اس سے منہ پھیر لیا اور پرسکوت جنگل میں پناہ اور امن پایا ۔
بدھ نے فرمایا ۔ " تغیر و تکالیف کی یہ دنیا میری ہے اور اس میں رہنے والے سب بےخبر ذی‌حیات میرے بچے ہیں ۔ صرف میں ہی ان کو فریب اور دکھوں سے نجات دلا سکتا ہوں ۔ "

بدھ تو دھرم کے شہنشاہ ہیں اس لیے وہ اپنی خواہش کے مطابق تمام لوگوں کو تعلیم دے سکتے ہیں۔ بدھ لوگوں کو سکون اور فائدہ پہنچانے کے لیے اس دنیا میں آئے۔انھوں نے لوگوں کو اذیتوں سے بچانے کے لیے دھرم کی تبلیغ کرتے ہیں۔ لیکن لوگ لالچ کی وجہ سے ان کی بات نہیں سنتے اور پرواہ نہیں کرتے۔

لیکن جو لوگ ان کی تعلیمات سنتے ہیں وہ زندگی کے فریب اور دکھوں سے آزاد ہوتے ہیں ۔" لوگوں کو صرف خود ان کی عقل کے سہارے نہیں بچایا جا سکتا ۔" انھوں نے کہا ۔ " انھیں یقین کے ذریعے میری تعلیمات کے دائرے میں داخل ہونا چاہیے۔ "